الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الظفرة على الطفرة

في حل

اشكال ملا صدرا

من العبد الذليل الاحقر

السيد محمد شاكر النقوي الامروهوي

المدرس بالجامعة الناظمية

في بلدة لكهنؤ

Presented by: https://jafrilibrary.com

الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الظفرة على الطفرة

في حل

اشكال ملا صدرا

من العبد الذليل الاحقر

السيد محمد شاكر النقوي الامروهوي

المدرس بالجامعة الناظمية

في بلدة لكهنؤ

صدرا کیا ہے؟

ہندوستان کے نصاب درس میں صدرا گیارہویں صدی ہجری سے داخل نصاب ہے اسکے حصول اور اسمیں مہارت کے بغیر طالب علم فارغ التحصیل اور فاضل نہیں سمجھا جاتا تھا

[illegible]
ص ۹۳

از سید ابوالحسن ندوی

التقريظ المبارك

من قبل المرجع الجليل الديني الأعلى آية الله العظمى آقاي السيد محمد الشيرازي دام ظله العالي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد وآله الطاهرين

وبعد فقد لاحظت شطراً من هذا الكتاب الذي هو من تأليف

[illegible] العلامة حجة الإسلام الحاج السيد محمد باقر النقوي

[illegible] جميلة في أسلوب حسن في نوعه

وافياً في مراده فجزاه الله خيراً على ما بذله من جهد ونفع به

المؤمنين ووفقه لأمثاله إنه الموفق المعين

محمد الشيرازي

جناب مستطاب سید محمد شاکر دام توفیقه

عرض میشود کتاب الطفرة علی الطفره را با ینجانب تقدیم نمودید چون مجال نبود اطلاع حاصل نشد مزید توفیقات جنابعالی را از خداوند منان مسئلت دارم والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فی ۱۵ ذیقعده سنه ۱۴۰۳ ھ الاحقر

١٠٧

بسم الله الرحمن الرحيم

مجال البحث

بلغني ان بعض المحققين لم يطالعوا مجال هذا البحث فلم اتحاش على بذل الجهد اذ هي من اهم مباحث شرح هداية الحكمة الموسوم بالصدرا قد الّفه ذروة الذرا سفينة صدور المتألهين حضرة صدر الدين الشيرازي عليه الرحمة في مسائل الطبيعيات فلما بلغ رحمه الله الى مبحث ابطال الجزء فتوجه نحو تفصيلات جزئياته واورد جميع الايرادات المتعلقة والشكوك الممكنة والشبهات الواردة فمن جملة تلك الشبهات شبهة طفرة الزاوية وعدّها المصنف رحمه الله من اعضل الشبهات حيث قال وامر تصعب الاذكياء حل هذا الاشكال والى قد ارتكبت الجماعة

و[illegible] الحق بنحوه مع طلب العفو معترفاً بالعجز و[illegible] وما توفيقي الا بالله العلي العظيم

وانا القاسم الشاكر

١٩٩٢

٢٧ رجب [illegible]

التقریظ

من قبل استاذی العلام بحر العلوم

سید العلماء الحاج السیّد علی نقی النقوی

دام ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

اجلت النظر فی ھذہ الصحیفۃ المتقنۃ

فوجدتھا مع ما بھا من مناقشات طفیفۃ

او تاملات قلیلۃ او استیضاحات یسیرۃ

اشرت الیھا فی تعلیقاتی علیھا کاشفۃ عن

طول باع صاحبها فی العلوم الحکمیة والفنون
الریاضیة مع تدقیق وتنقیب وسبر وتنقیر و
جودة تعبیر وتحبیر فاسأل الله سبحانه ان
یدیمه منتجعا لروادها تلک الدقائق
وقلیل ما هم لرکود ریاح هذه الفنون
وکساد سوقها فی هذه الاونه فالجانح الیها
قلیل والشغوف بها حقا اعز من الکبریت
الاحمر الا ما شاء الله وانا اضعف عباد الله الاخوی
علی نقی النقوی
۲۶ ج ۱ سنة ۱۳۹۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

وقد طالعت سطوراً من الكتاب الذي
ألفه العالم الكامل والفاضل العالم
الألمعي الذي هو من افاضل مدرسي
الجامعة الناظمية اعني السيد محمد
شاكر النقوي الأمروهوي فوجدته
سلس العبارات وفصيح الكلمات
فلله دره وعليه اجره وجزاه
عن العلم واهله خير الجزاء
حسين النوري ٢٨/١٠/١٤٠٩
الهمزي المشتي

المكتوب الموصول

٢. من قبل العلامة السند الاوحد الامجد فريد الدهر وحيد العصر الحبر البحر الحاج حجة الاسلام السيد ظفر الحسن النقوي دام ظله العالي امير جامعة الجوادية ببنارس

بسمه سبحانه

الى العالم الكامل ذي الشرف الزاهر مولانا السيد محمد شاكر صين عن كل حاسد وجائر

سلام عليكم ورحمة الله وبركاته

لقد وصل الى رسالتكم المنيفة "الطفرة على الطفرة" فوجدتها في اول النظرة كافلة
لدفع الشبهة القديمة ولا ريب ان توضيحاتكم النفيعة جديرة على فوائد جمة
ولسوف انظرها النظرة الامعان والآن ادعو لكم العافية عن كوارث الزمان
والسلام مع الاكرام الاحقر ظفر الحسن النقوي ٧ رمضان ١٤٠٩ هـ

بسمه تعالی

مقدّمة

حجة‌الاسلام والمسلمین آقای احمد عابدی،
قم (ایران)

مهم ترین مرکز شیعیان شبه قاره هند شهر (لکنهو) است ،دراین شهر چند ین حوزه علمیه وجود دارد که (جامعه نا ظمیه) درمیا ن آنها از رونق بیش تری برخورد ار است ،دراین حوز ه سطوح عالی حوزه تدریس می شود ـ مولف این رساله (الظفرة‌علی الطفرة) حضرت حجة‌الاسلام والمسلمین آقای سید محمد شاکر نقوی امروهوی -ادام الله ظله - مدرس علوم نقلی چون مکاسب و کفایه وعلوم عقلی چون شرح تجرید وشرح هدایه ا ثیریه وتشریح الافلاك درجامعه ناظمیه است، وی تالیفات متعددی دارد که برخی ازآنها عبارتند از :

۱ شرح فرائدالاصول

۲ التفسیر الکافی

۳ رویة الهلال(بحث از اختلاف واتفاق افق بلاد دررویت هلال است)

٤ کتاب موسیٰ(بعث از اثبات امامت حضرت موسیٰ بن جعفر علیه اسلام)

٥ قبلةالبلاد

٦ فدك

۷ جواهر(فهرست کتابهای علمای شهر امروهه از ایالت یوپی هند)

۸ ترجمه التصریح فی تشریح الافلاك

۹ ترجمه الهیات شرح تجرید

۱۰ ترجمه الشمس البازغةاز ملا محمود جونپوری

۱۱ الحاشیةعلی الوجیزةللشیخ بهاءالدین العاملی

۱۲ الظفرة علی الطفرة

صدرالمتالهین در ابتدای (شرح هدایه اثیریه)ص۱۹ می فرماید

درباره این که جسم درعین آن که یك متصل است تابی نهایت قابل تقسیم وتجزیه است اشکالاتی وجود

دارد ویکی ازاین اشکالات شبهه طفره زاویه است که مهم ترین اشکال در این بحث به شمار می رود و آنگاه پس از ذکر اشکال می گوید همه بزرگان از حال این اشکال ناتوان مانده اند و برخی ازآن پاسخ هایی راذکر کرده اند که صحیح نمی باشد

سپس ملا صدرا پاسخی رااز استاد خود میرداماد نقل کرده وآن راپذیرفته است مئولف رساله حاضر بااحاطه کامل به مبانی ریاضی هندسی وفلسفی به بیان اشکال و پاسخ دیگری غیر از روش ملا صدرا ومیرداماد پرداخته وبه این وسیله جزء لایتجزی را ابطال نموده است شایان ذکر است که حضرت استاد علامه حاج سید علی نقوی با رمز(ع ـ ن)تعلیقاتی انتقادی بر این رساله نگاشته وجناب مئولف رساله ـدام ظلله ـباتعلیقه بر آن تعلیقات پاسخ آنها مرقوم داشته است

احمد عابدی

الاعتراف

لاشك الى لم أودّ حقوق التوضيحات خوفا

من الاطناب وارتباط الدروس من الكتاب

فهنيت عن تلك المباحث استعجالا

واجتنيت من اكمالها ارتجالا وما ولجت

فى غابة المناقشات الاطرفة وطريفة ولم

اتخذ من طفافها الا طفيفة التغنيت على

اليسير متكلا على البصير ولكن ماقنعت على

القليل الّا بالدليل

انا القاصر محمد الشاكر عفى عنه

علامہ سیّد محمد شاکر
حیات و علمی خدمات

حضرت استاذ العلام الدر الفاخر البحر الذاخر علامہ سیّد محمد شاکر نقوی دام ظلہ العالی کی شخصیت ہمہ رنگ اور ہمہ جہت ہے، جس میں تفسیر کی آفاقیت، حدیث کی رفعت، فلسفہ کی گہرائی، منطق کی گیرائی، فقہ کی سادگی، اصول کی طمطراقی، ہیئت کی فلک بوسی، نجوم کی فضا نوردی، عروض کی روانی، بحروں کی طغیانی، ادب کی کشش، زبان کی چاشنی یہ سب خوبیاں اور خصوصیات آپ کی جامع صفات میں ایسی ملی ہوئی ہیں جنھیں علیحدہ کر کے یا ایک دوسرے پر ترجیح دے کر دیکھا نہیں جا سکتا۔ استاد علام ایک ایسی مکمل تصویر ہیں جس میں سب رنگ ان کی پہچان بن کر نمایاں ہیں۔

علامہ سیّد محمد شاکر مدظلہ کی ولادت مغربی اتر پردیش کی مردم خیز علمی و ادبی سرزمین امروہہ میں ۲/ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۲/مئی ۱۹۲۹ء کو ہوئی۔ آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت حسین شاہ شرف الدین شاہ ولایت عراق کے شہر واسط سے ملتان ہوتے ہوئے امروہہ تشریف لائے۔ آپ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کے علم و عرفان کا یہ فیض ہے کہ آج بھی آپ کے مزارِ مبارک پر عقرب نیش زنی نہیں کرتا۔

مولانا نے ابتدائی تعلیم درجہ مولوی تک معروف درسگاہ دارالعلوم سیّد المدارس امروہہ میں جید اساتذہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۴۵ء میں لکھنؤ میں آ کر مدرسہ مشارع الشرائع المعروف بہ جامعۂ ناظمیہ میں درجہ مولوی الف میں داخلہ لیا اور بزرگ اساتذہ سے کسبِ فیض کیا۔ ۱۹۵۱ء میں جامعۂ ناظمیہ کے پرنسپل سرکار مفتی اعظم سیّد احمد علی طاب ثراہ کے حکم سے مدرسہ میں تدریس کا آغاز کیا اور ۱۹۵۳ء میں تعلیمی مدارج کو مکمل کر کے مدرسہ کی آخری سند 'ممتاز الافاضل' امتیازی نمبروں سے حاصل کی۔ فراغت کے بعد تدریس کے ساتھ علمی اور تحقیقی امور میں مصروف ہوئے جس کا سلسلہ بحمد اللہ جاری وساری ہے۔ علمی دنیا میں آپ کا اہم کارنامہ آپ کی معرکۃ الآراء عربی تصنیف 'الظفرة علی الطفرة' ہے جس میں صدر المتألہین ملا صدراؒ کی بحث طفرہ زاویہ پر مفصل بحث کی اور ان کے نظریات وخیالات سے اختلاف کر کے اپنے دلائل و براہین سے اس مسئلہ کو واضح کیا اور فیلسوفِ دہر میر باقر دامادؒ کی روش سے ہٹ کر استدلال پیش کیا۔

صدر المتألہین صدر الدین شیرازی ملا صدراؒ شرح ہدایۂ اثیریہ کے صفحہ ۱۹ پر فرماتے ہیں: جسم ایسا عین متصل ہے جو بے نہایت قابلِ تقسیم و تجزیہ ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے اشکالات ہیں جن میں مشہور ترین اشکال طفرہ زاویہ ہے، جسے حل کرنے میں بڑے بڑے فلاسفہ نے طبع آزمائی کی مگر مکمل کامیابی نہ حاصل ہو سکی۔

یہی کوشش عبارت ہے 'الظفرة علی الطفرة' سے جس کے سلسلہ میں استاذ معظم نے انتہائی محنت وجانفشانی سے ریاضی اور علم ہندسہ وفلسفی اصول کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل فرمایا جسے علمی حلقوں میں انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھا گیا اور علمائے عراق وایران و ہندوستان نے تحریری طور پر علمی کاوشوں کو سراہا اور اپنی گرانقدر آراء سے نوازا۔ چنانچہ حوزۂ علمیہ قم مقدسہ کے مشہور استاد حضرت احمد عابدی دامت برکاتہ تحریر فرماتے ہیں: ''مؤلف رسالہ حاضر با احاطۂ کامل بہ میانی ریاضی ہندسی و فلسفی بہ بیان اشکال و پاسخ دیگری غیر از روش ملا صدرؒ و میر دامادؒ پرداختہ بہ این وسیلہ جز لا تجزیٰ را ابطال نمودہ۔''

اس رسالہ کے مؤلف نے علم ریاضی، ہندسہ اور فلسفہ کے اصولوں کا مکمل احاطہ کرتے ہوئے اعتراض اور اس کے جواب کو ملا صدرؒ اور میر دامادؒ کے نہج سے ہٹ کر پیش کیا ہے اور اس طرح جزء لا تجزیٰ کو باطل قرار دیا۔ کچھ علماء نے تنقیدی حواشی تحریر کیے تھے جن کے جوابات بھی استاد علام نے قلمبند کیے۔

آپ کی دوسری علمی و تحقیقی عربی کاوش 'رویۃ الہلال' ہے جس میں مختلف شہروں کے افق کے سلسلہ میں معلوماتی بحث کی ہے۔ یہ کتاب آپ نے سرکار آیۃ العظمیٰ ابوالقاسم الخوئی طاب ثراہ کی خدمت بابرکت میں پیش کی تھی جسے سرکار مرحوم نے بغور دیکھا اور اپنی قیمتی رائے سے نوازا۔

تیسری عربی کاوش 'تفسیر القرآن فی الکافی' ہے جس میں تحقیقی انداز میں

تفسیر قرآن مجید پیش کی ہے۔ ان کے علاوہ قبلۃ البلاد، شرح فرائد الاصول رسائل شیخ مرتضٰی انصاریؒ عربی، الحاشیہ علی الوجیزہ للشیخ بہاء الدین العاملیؒ عربی، ترجمۂ الشمس البازغۃ از ملا محمود جونپوری، ترجمہ التصریح فی تشریح الافلاک ترجمۂ الٰہیات شرح تجرید محقق طوسیؒ کے علاوہ جعفر تواب، مصباح العربیہ، مصباح الفارسی، حیدری نصاب جو مدرسہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

سرکار مفتی اعظم سیّد احمد علی صاحب کی شخصیت پر مشتمل رسالہ 'مفتی اعظم' زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ آپ تا ہنوز جامعۂ ناظمیہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اندازِ تدریس منفرد ہے۔ فلسفہ و منطق و ہیئت کے دقیق مباحث کو مثالوں کے ذریعہ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ آسانی سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں۔ آپ کے ارشد تلامذہ کی طولانی فہرست ہے جو دنیا کے کونے کونے میں علمی، ادبی، ثقافتی، تبلیغی خدمات میں مشغول ہیں اور اپنے شفیق استاد کی تعلیمات کو عام کر رہے ہیں۔ ان تمام عظمتوں کے باوجود آپ کے مزاج میں بلا کی سادگی، لب و لہجہ میں شیرینی، الفاظ میں مٹھاس، عادت میں نفاس، طبیعت میں لوچ پایا جاتا ہے۔ تصنع اور تعلّی سے کوسوں دور تواضع و انکساری آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس قحط رجال میں آپ کا وجود نعمتِ عظمٰی ہے۔ خداوند عالم اس سایہ کو تادیر سلامت رکھے۔

(آمین)

☆☆☆☆☆

لمعات العزيز

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی فطر السموات والارض من
غیر طفرة وفتق موضعها من دون زاویة
قائمة علی اصولها بلا عمود لا تتغیر من اقطارها
اذ لا یری فیه من فطور والصلوة والسلام
علی من جعله سالکا الی القوسین وهادیا
الی الدارین باله الذین هم احد الثقلین

وعترته الطيبين الطاهرين المعصومين الذين
هم مراكز العلم معالم الدين **اما بعد** فهذه
عدة سطور رقمتها لعزيزي الاعز الاغر
المولوي السيد صفی حيدر صانه الله من
كل شين وشر اذ رأيت شغفه بالمطالب
الحكمية ووجدت الغماسه في المفاهيم
الدقيقة عند قراءة درس شرح هداية الحكمة
للمولى صدر الدين الشيرازي المشتهر بصدرا
فاردت ان استهل له حلا عن شبهة

الطفرة فاتیت بما استطعت عاجلا
بلا فترة وسمیتها بالنظرة علی الطفرة
فارجو من اللہ التوفیق اللّٰھم لک الکبریاء
واعوذ بک ان ادعی التفرد فیما استصعب
الاذکیاء واسئلک الغفران لاستاذی
العلام مولینا السید کاظم حسین طاب ثراہ
لانک عطفت من احسانی واستجبت
ادعیتی وآخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین وبہ نستعین

متن اشکال طفرة الزاویة

قال صدر المتالهین المولی صدر الدین الشیرازی علیه الرحمة حکایة عن بعض المعترضین ومنها اشکال طفرة الزاویة وهو من اعضل الشبهة فی هذا المقام وهو ان الزاویة الحادثة بین الدائرة والخط المماس لها علی طرف قطر من اقطارها احد من جمیع الزوایا المستقیمة الخطین کما برهن علیه صاحب کتاب اقلیدس فی الشکل الخامس عشر من المقالة الثالثة منه فاذا فرضنا خطا

منطبقا على ذالك الخط المماس وتحرك

الى جهة الدائرة مع ثبات نقطة التماس منه

حركة ما فاى قدر تحرك يحصل زاوية مستقيمة

الخطين اعظم من الزاوية المذكورة من دون

ان يصير اولا مثلها وهذا هو الطفرة بعينها —

وتوجيه اخر ان الزاوية الحادثة بين محيط

الدائرة وقطرها اعظم من كل حادة مستقيمة

الخطين كما فى تلك المقالة فمتى تحرك القطر

الى حركة مع ثبات احد طرفيه تصير تلك

الزاوية منفرجة بدون ان تصير قائمة الازدياد
ما هو ازيد مما نقصت به عن القائمة عليها
ولوجب اخر ان الزاوية التي بين القطر والخط
المماس الدائرة على طرفه قائمة وما بين القطر
والمحيط اعظم الحواد المتقيمة الخطين فاذا
فرضنا حركة الخط المماس الى جهة المركز
مع ثبات نقطة التماس حركة ما ينتقل من
من التماس الى التقاطع فتصير القائمة اصغر
من زاوية القطر والمحيط من غير ان تصير

مساویۃ لہا وبعکس ما قلنا اذا فرضنا رجوع

ذالک الی موضع التماس مما کان اوّلاً فمن

دون بلوغ تلک الزاویۃ الی المساواۃ زاویۃ

القطر والمحیط تصیر قائمۃ کما لا یخفیٰ

واستصعب الاذکیاء حل ہذا الاشکال

وذکر بعضہم فی التفصی عنہ وجوہاً غیر

سدید انتہی

اقول

انما نشأت ہذہ الشبہۃ من وجوہ عدیدۃ

منها عدم مراعات الضوابط الرياضية و
خلط احكام بعضها مع بعض ومنها عدم
الامتياز بين الحقيقة والمجاز وعدم الفرق
بين اللغوى والاصطلاحى والعرفى ومنها
عدم الاحتياط فى اخذ التعريفات فعلينا
ان نقرر اولاً معنى الزاوية والدائرة والخط
والاشكال المستحدثة منها ثم نفصل اقدار
الحركات واختلاف عنوان المحرك والمتحرك
ومركز الحركة فههنا ابحاث وتوضيحات

الموضع الاول

التوضيح الاول

في معنى الزاوية واقسامها

قيل ان الزاوية هي السطح المحدب اعني المخروط
المحصور بين الخطين المتلاقيين من جانب مطلقا
وقيل هو الشكل كهيئة المخروط من تلاقي الخطين
فقط ✓ فمبنى الاول هو السطح والثاني الهيئة الحاصلة
من الخطين فانها لما كانت لا تصلح لهذا
التعريف ان ناخذ بها ضابطة كلية تكون
معيارا لجميع الزوايا عند اتخاذ القدر في

وتت تقسيمها الى الحادة والمنفرجة والقائمة

فمعنى الزاوية الحقيقية عندي "ما تحصل

في الدوائر بتقاطع الاقطار اولا وبالذات فقط" و

هذا هو مقياس الزوايا وعيارها التي يعلم بها اقدار

جميع الزوايا المتفرعة عليها بخطين مستقيمين تقاطعا

او عمودا او مائلا اذ ترسم لاتخاذ قدرها

دائرة على الزوايا المتفرعة مركزها نقطة

التقاطع ليصير الخطان من جملة الاقطار او

نصفه فحينئذ قدر قوس الدائرة بين الخطين

هی قدر الزاویة تحقیقا لا غیر

ثم اقسام الزاویة فلا ندری ان یخالفنا فی تقسیمها

احد بان التقاطع ان کان محصلا الاربع یتساوی

کل واحد منها للآخر فانها هی زوایا قوائم

ومع الاختلاف ولو بدقیقة او باقل منها فی

الاقل فتحصل عند ذلک منفرجتان متقابلتان

متساویتان وحادتان متقابلتان متساویتان

فهذا اکثر اقسام الزوایا واسمها الذی استقیمت

علیه قوائم الهندسة

اما التی تحدث من تلاقی الخطوط الغیر المستقیمة

او تقاطعهما فلیست بزاویة حقیقیة بل

هی زوایا بلسان العرف لغة او مجازا ولا تصلح

ان تکون قائمة او حادة او منفرجة اصطلاحا

اذ لا یمکن لتعیین قدرها ضابطة معینة فکیف

تصح اتصافها بشیء من تلک الصفات والتی

یترتب علیه الاشکال حتی یلزم منه طفرة من

الحادة الی المنفرجة

والدلیل علی ان الزاویة الحاصلة من الخطوط

الغير المستقيمة ليست بحادة ولا منفرجة ولا
قائمة انه لو كان كذالك لكان فی وقت
واحد منفرجة وحادة وقائمة معًا او يلزم
منه ان تكون ذا اقدار وغير ذی قدر جميعا
فی وقت واحد لان ضلعا الزاوية اذا اتصلا
بالدوائر المترتبة المتوالية فتلك الزاوية
الواحدة على حسب كل دائرة تختلف بالاتصاف
حادة ومنفرجة مع ثباتها على حالها
وتفصيل ذالك ان الزاوية اما يكون ضلعاها

المستقیمان محصلین لقوس فی الدائرة تشتمل علی تسعین درجة او اقل منہا او اکثر فالاولی ہی قائمة والثانیة حادة والثالثة منفرجة علی حسب الدرجات سواء کانت تلک الدائرة المرتسمة علیہا واحدة فقط او اکثر منہا متراکمة قریبة الی المرکز او بعیدة عنہا ففی جمیع الاحوال قدر الزاویة یبقی محفوظا علی حالہ ولا یقع فیہ التغیر ابداً واما الزاویة الحادثة بالمتدیر مع المستقیم او المتدیر فلا تکون کذالک ولا یمکن تحفظ

القدر الحاصل

القدر الحاصل لها لان درجات القوس

الحاصلة منها تختلف فی کل دائرة بحسب قرب

المحيط منها وبعدها عنها مع ثبات الزاوية

علی حالها فالزاوية الواحدة فی وقت واحد

تکون صالحة للاتصاف بالقائمة والمنفرجة

والحادة معا

ولثبوت ذالک نرسم دائرة فی دائرة الی

خمسة دوائر او ازید من ذالک ثم نفرض عليها

قطرا کانها قطر لکل واحدة منها ثم نفرض علی

ذالک القطر قطراً اُخر قاطعا للاول علی
المرکز و یحصل الاربعة اقسام فی الدائرة فتری
عند ذالک ان القدر الحاصل للزاویة یبقی
فی کل دائرة محفوظا علی حاله کما فی الشکل

ثم نرسم دوائر ما سوی ذالک علی نهج ذالک
الشکل و نفرض فیها خطا مستدیرا قاطعا للقطر
علی المرکز و مارة علی کل دائرة بالغد الی الفوقانی

فيرى عند ذالك ان الزاوية الحاصلة بالقياس

الى الدائرة الاولى منفرجة و بالقياس الى الثانية ايضاً

منفرجة ازيد من الاولى لان القوس الحاصلة لها

ازيد من الاولى ثم هذه الزاوية بالقياس الى

الثالثة قائمة اذ قوسها عند الثالثة مشتملة على

تسعين درجة ثم بالقياس الى الدائرة الرابعة

تكون حادة وفى الخامسة احدّ منها فكان الزاوية

الواحدة فى وقت واحد تكون

منفرجة وقائمة وحادة كما فى الشكل

واما لو فرضنا فيها خطين مستديرين منطبقا طرفاهما

مقبلا فلا يمكن الاستناد فيه على اى ضابطة

اذ لا تحصل بها قوس فى الدائرة الفوقانية فالزاوية

الواحدة تكون بالنسبة الى الدوائر ذات اقدار

وغير ذات قدر معا كما فى الشكل وقياس عليها

بقية الصور المتفرعة -

فلا يمكن الخلاص من هذا

الا باخراجها من اقسام الزاوية الاصطلاحية او

باختراع اصطلاح لها على حدة غير الحادة والمنفرجة

والقائمة

فالزوايا الحاصلة من تقاطع المنطبقين ليست بزاوية حقيقية لعدم وقوع اعتراف بتقديمها واوليتها على نتائج الاشكال الهندسية ويمكن [illegible] بان مجموع الزوايا الثلاث مساوية [illegible] والثلث على الكرة [illegible]

محمد اكرم

والقائم حتی لا تختلط الاحکام

التوضیح الثانی

فی معنی الخط مستقیما و مستدیرا و الفرق بین زاویتیہما

الخط هو طرف السطح عند اهل الاتصال و مجموع

النقاط المتصلة طولا عند اهل الجزء ففی کلتا

الصورتین لا یمکن وجوده مستقلا کما برهن

علیه المصنف فی کتابه و ماله ان الخط

لو کان مستقلا لکان حاجبا بین الخطین

ملاقیا بهما فتغایر الملاقات یوجب القسمة عرضا

فهو السطح لا غير فثبت ان الخط المرسوم المتداول

عند الرياضيين ليس بخط بل هو سطح دقيق

وتسميته خطا لا تكون الا مجازا فلذا يجب

ان يكون ذا اربعة اضلاع كالمستطيل

فان شئت للمشاهدة فانظر الخط بالمجهر

تجده مستطيلا عريضا يمكن ان يفرض

في عرضه نقاط كثيرة فاذن يكون لذالك

الخط العرضي خطان آخران في جانبيه بمعنى

الطرفين خذ هذا اذ تقع المغالطة عند خلط

هذا الفرق لان الذهن يذهب عند السماع

بلفظ الخط تارة الى معناه الحقيقي وتارة الى

المعنى المجازى

ثم الخط ينقسم الى مستقيم ومستدير فالمستقيم

هو اقصر الخطوط الواصلة بين النقطتين و

قيل ان المستقيم هو ما يكون طرفه ساترا لما

عداه واما المستدير ما يكون جميع اجزائه متساوية

فى البعد عن المركز او القرب منه فتعريفهما وان

كانت فارقات لكن ليس بينهما تباين بل

الخط المستقيم ما يكون مبدأه [illegible]
غير المنتهى والمستدير بخلافه
عما زاد [illegible]

بينهما عموم وخصوص من وجه اذ كل خط مستقيم مستدير من وجه عند شموله في خط مستدير اعظم منه نسبة واذا لم تكن على ذلك فالمستقيم مستقيم والمستدير مستدير فمفهوم الاستقامة و الاستدارة ليس له وجود مستقلا بل هو من باب الاضافيات

ثم الزاوية الحاصلة منها تختلف باختلاف الحيثيات من جملة الوجوه اختلاف مركز الحركة اذ هو مبدأ الزاوية وكذا مشاهدته

فيه تامل ١٢ ع ن

اقول ملتمسا انه من المشهور ان المستدير بجميع اجزائه منتقل على الاستدارة وهذا ليس بصواب اذ لو كان الامر كذالك لما امكن دوائر الخيام اذ الميلان لو كان ثابتا في كل حين فلا يحصل منه الا دائرة صغيرة مشتملة على ستة نقط فقط ثم اقول ان الميلان لا يتصور الا في ثلثة اجزاء فلو كانت في كل ثلثة ثلثة استدارة فلا يمكن منه الدائرة كما ترى فالدائرة العظيمة لا تحصل الا اذا كان اكثر من ثلثة اجزائها مبرأة عن الميلان وهو المستقيم الصالح ان يطلق عليه

منه ولا يجزم ان المستدير بجميع اجزائه ... لانه جزء يصدق عليه الخط المستقيم ... فلا تأمل

ثم رسب لعلى اخطأ ١٢ ع ن

فهذا من الاستقلال الثابت الكلي والمقصود بالعدم ... رسل

وقد ازيلت هذه النقطة ... ولكم وجود مما يستقل ... كما لا تحصل ... على ... ثبات الكلي والمقصود بالعدم ...

بالعمل فخذ مسطرین مستقیمین

واجعلهما منطبقین فانهما الک لخط

جوهری کبیر بالمجهر ثم اجعل فی احد طرفیہ

مرکز الحرکۃ واتخذ منہ زاویۃ ثم خذ

مثلہ مسطرین اخرین

واجعل مرکز حرکتہ مختلفا عن الاولی یمینا

ویسارا فمع ان قسی زاویتیہما متساویۃ

لکن تجد زاویتہ مختلفا عن الاولی

ولعمل المستدیر لیصنع کما صنع بالمستقیم بمسطرین

منحنيين فيوى الاختلاف زاويتهما كالمستقيم وفى

المدبرين توجد اختلاف آخر سوى ذالك

الاختلاف وهى تفرق تحديباتها

وهكذا يوجد الاختلاف فى عمل المدبر مع

المستقيم وترى فى الكل ان الزاوية تختلف

عند اختلاف مركز الحركة

وهنا سوال وهو انه من تقاطع

المدبر بالمستقيم هل توجد زاوية قائمة

ام لا ؟ فالاتفاق على انه لا توجد ابداً

اشارة الى مركز الحركة

ولمنزى

وعندی فی ذالک تفصیل لانہ حیث لایکون
مستدیرا او فیہ مستقیم فمحل التقاطع
لایکون الا مستقیما فافہم فانہ لفیدک عند
قول اعظم الحواد واحد الزوایا
وغایتنا فی ہذا البحث انہ لا تجوز مقایسۃ
زاویۃ علی زاویۃ لان حکم کل زاویۃ لقدرہا
منوطۃ بدائرتہا لا بقاعدتہا الا تری انہ
لقاعدۃ واحدۃ یمکن زوایا مختلفۃ الاسامی

لقدم التامل فیہ ۱۲
ع ل ن
اقول موجبا انہ من المحقق ان بین الجزئین المتلاصقین لا یمکن تصور الا استدارۃ ۱۲
محمد شاکر عفی عنہ

فحكم طولها واختصارها مترتب على مركزها
ومبدء حركتها وهو لديه الحركة يختص بدائرتها
فقط وإلا لكانت الزاوية الواحدة قائمة وأعظم
الحواد مل معاً

التوضيح الثالث

في امكان فرض الخط على الزاوية المبحوث عنها

انه من المهم بحوث تلك الشبهة تبتنى عليه صحة

الاشکال لان الطفرة لا یمکن اثباتها الا اذا کانت
الزاویة المبحوث عنها من احد الزوایا فالمعترض لثبوت
احد تلک الزاویة استعان بقول الحکیم الاقلیدس
واحال من مقالته الثالثة الی الشکل الخامس عشر وزعم
علی مکانه انه اصاب فی سعیه مع انه لیس کذالک
لان احدیة الزاویة المبحوث عنها لم تثبت به کما
نفصله

قال الاقلیدس فی الاقلیدس! ان العمود الخارج
من طرف القطر یقع خارج الدائرة لا یقع بینه و

بين المحيط خط آخر مستقيم ويكون نصف الدائرة

اعظم من كل حادة مستقيم الخطين والتي يحيط بها

المحيط والعمود اصغر انتهى ثم استدل الحكيم عليه انّه

لو وقع ليدخل في الدائرة

تفصيل ذالك الاستدلال انّ الزاوية بين العمود

والمحيط لو لم تكن اصغر لكان فيها سعة ما تسع خطا

مستقيما آخر ولكن الخط بحر فرض الوقوع يدخل

في الدائرة اذ يدل عليه نقصان نصف القطر

المنتهي اليه وذالك دليل على انها لو كانت

فی خارج الدائرة سعتہ فی الزاویۃ لقدر الخط
لو سع الخط فیہ ولم یدخل فی الدائرۃ فثبت ان
الزاویۃ المبحوث عنہا اصغر
فحسب المعترض ان ہذا الاستدلال کاف لثبوت
احدیتہما من جمیع الزوایا ولم یلتفت الی وہنہ
ولم یفرق بین جزئیات وقوع الخط بین الخطین
اذ فیہ مغالطۃ صریحۃ لان وقوع الخط بین
الخطین لہا صور عدیدۃ اولہا ان یدخل
بینہما دافعا لہما عن مقامہما بحیث یکون

حاجبا لهما وهو ههنا ليس بمطلوب والثانى

ان ينفذ فيهما او يقع عليهما فهو على انحاء احدها

ان ينفذ او يقع نصفه فى العمود ونصفه فى المحيط

فلا يلزم منه دخوله فى الدائرة بل يقف على

نصف خط المحيط

وثانيها ان يقع مائلا الى المحيط فينطبق حينئذ

طرف يمين الخط على يمين المحيط جزء فلا

يدخل الشىء فى الدائرة

وما قيل هنا ملزوم اقتصريته نصف القطر

فهى منها

فهی مغالطة لان انتهاء القطر الی محدب
الدائرة لا الی مقعرها ففی الخط المفروض
ایضا یجب ان یکون القطر منتهیا الی یمین
الخط لا الی طرف یساره ولا شک ان
یمین الخط هنا علی یمین الدائرة فلا نقص
اذ تحصل عند ذلک زاویة مثل زاویة
العمود والمحیط وثانیهما ان یدخل الخط
بینهما مائلا الی العمود فالصورة حینئذ تختلف
باختلاف قدر المیلان ومالی عند ذلک

مقام تحصل منه زاويه اقصر من زاوية العمود
والمحيط وهو المطلوب والمعترض مع الحكيم له
يلتفت الى تلك الدقة بل استنبط منه مسئلة
انطباق الخط على العمود وحركة المنطبق بحركة ما
وظن ان المنطبق ايضا بحركة ما تدخل فى
الدائرة كما ادخله الحكيم مع ان الامر الواقع
كما ترى وسيأتي تفصيله في التوضيح السابع

التوضيح الرابع

فی معنی حرکۃ ما و مقدارہا

ان مفہوم حرکۃ ما یصدق علی اقل الحرکۃ بل باقل

منہا علی مرات وہی تختلف تارۃ علی حسب المحرک

ومرکز الحرکۃ وتارۃ علی حسب المتحرک اذ الحرکۃ

اما واقعۃ فی الجسم او فی السطح او فی الخط او فی النقطۃ

فمفہوم حرکۃ ما فی کل واحد منہا مختلف وقدرہا

متفاوت وما سوی ذالک ان الحرکۃ اما واقعۃ

مستقیمۃ او مستدیرۃ فمفہوم حرکۃ ما فیہما ایضاً

تختلف ثم المحرک ومرکز الحرکۃ اما یکونان

ئ محل واحد او يكون احدهما فى جانب والآخر
فى جانب آخر فيحصل حركة كل واحد منهما يكون
مختلفا عن الآخر ومع ذلك الاختلاف لا
يمكن تعيين قدر الاقلية فى نفسه نعم ان
مفهوم حركة ما ثابت بلا اشكال لكن تقديره
غير ممكن اذ الحركة علة الزمان والزمان كالجزء
فى باب الانقسام ونحن فى زماننا نشاهده
عيانا خلافا للمتقدمين الذين وقفوا عند
تقسيم الزمان الى آن وتوهموا انه لا يمكن تقسيمه

له من هنا الى آخر المطلب محل تامل شديد اذ كان على مصطلحهم هو الجزء الذى لا يتجزى من الزمان فكلما كان ظرفا للحركة لا يكون آنا الا مجازا واحكام الحكمية لا يترتب على المجازات والاستعارات تامل ١٢ عن

اجده ولكننا نجد ان بعض الاشياء تقطع فى

آنٍ مسافة ازيد من مائة الف ميل وتتم فيه

الف دورة كشعاع الشمس والدّوارات البرقية

ولاشك ان مقدار الشبر او الذراع من

جملة اجزاء هذه المسافة فلها نسبة الى الكل

التى قطعت فى آن واحد

فتكون للآن ايضاً نسبة منقسمة لقطع مسافة

الشبر وانت تعلم ان مقدار الشبر ليس بجزء ما

بل هو قطعة منه اذ جزء ما منه لا تكون الا

اى من المسافة

بقدر الابرة مثلا فلهذا القدر ايضا نسبة

تتحقق عندكم تنقسم الآن ایضا علی حسبه لا محالة

فقس علی ھذا مفهوم حرکة ما

واما اذا کانت الحرکة مستدیرة والمتحرک متمماً

لالف دورة فی آن واحد مثلا فحینئذ یوخذ

"النسبة فی النسبة" نسبة للدورة واحدة ونسبة لقطع

جزء الدور فمفهوم حرکة ما هنالک یصدق علی ثلثة

موارد اولها قدر الحرکة بحسب آن واحد

فحینئذ قطع مسافة مائة الف میل وقطع

الف دورة یندرج فی حرکة ما لانها ادنی

الحرکة

الحركة بالنسبة الى الكل وثانيها قدر الحركة

بالنسبة الى جزء المسافة ذرعا او شبرا فهذه

الحركة ايضا حركة ما وثالثها قدر الحركة بالنسبة

الى جزء الجزء كمقدار الابرة فى حركة المستقيم

وكمقدار حركة حول المركز بالنسبة الى حركة المحيط

جزءة وهو مشتمل على خمسة اجزاء فلا يتحرك

حينئذ الا احدى الالف وهى ايضا حركة ما

فاذا علمت ذلك الفرق نقول

ان الخط اذا تحرك مستديرا بحركة ما من

البحوث

وقيد خمسة اجزاء لعدم تعرض الاستاد ... فيه ... حول المركز ... هكذا ...

جانب المحیط فلا یمکن لنا ان نقدر له قدر

الحرکة فی جانب مرکز الحرکة او موضع التماس

خذ هذا تفید لک عند قطع سعة الانفصال

بین الدائرة والعمود بکم حرکات تقطع؟ واوّل

زاویة حادثة منها علی ایّ قدر انقص من

الزاویة المبحوث عنها

التوضیح الخامس

فی ان حرکة الخط من جانب هل توجب الحرکة فی جانب اخر

فاعلم انّ لبعض المحققین قد اختلفوا فی هذا

الباب

الباب واستمر التشنیع بینھم بالطفرة والتفکیک
متمثلا بحرکة الرحی فالحق وان کان مع القائلین
بحرکة الکل لکنھم لم یقدروا علی افحام الخصم
وافھامه حیث التزموا بالطفرة والتداخل
وسبب ذالک اختیار القول بوجود الاجزاء
الغیر المتناھیة بالفعل فلو کانوا قائلین
بالقوة لما ارتکبوا القول الطفرة
فبالجملة ان الحرکة فی الخط توجب حرکة
الجانبین بشروط ففی المستقیمة عرضا یساوی

الحركة فی جمیع اجزائه عرضا بانه لو تدحرج
الخط جزء یتحرک الکل من جانب الی جانب اخر
جزء واما فی الحرکة المستدیرة فعلی نسبة
تکون بین حول المرکز والمحیط فان کان المحیط
مزیدا علیه بالاف فالحرکة عند الحول تنقص
عنه بتلک النسبة هذا اذا کان الخط مفروضا
علی السطح المستدیر المتحرک کالرحی ولکن اذا
کان الخط مفروضا فی الاجسام المستطیلة
فحرکة احد جانبیه للاخر منوطة بصلابة الجسم
ولینه

والسنه و على نفوذ القوة المحركة فيه و مقدار
بلوغها الى الاجزاء اذ بها دخل تام فيه
فالحركة فى الاجسام اللينة ممكنة فى الكل
كالاغصان الرطبة

وفى اجسام الصلبة على قدر
نفوذ القوة المحركة كالاعمدة الطويلة من
الحديد فربما لا تتحرك طرفها الآخر بحركة ما
بل تقبل ادنى التثنى والاعوجاج الغير
المحسوس من دون تفكك الاجزاء من

حيث ان القوة المحركة لقدر ما نفذت يتحرك

النفوذ الى آخر الطرف ويرى ذالك خاصة

اذا كان مركز الحركة والقوة المحركة معاً فى

جانب فمآل البحث انه عند فرض حركة ما

فى جانب الخط المنطبق هل يلزم دخول

الخط عند محل التماس؟

التوضيح الثالث

فى تحقيق تماس الدائرة مع السطح بنقطة

قد وقع الاتفاق تقريباً على ان الدائرة اذا ماست

السطح

في السطح او الخط فلا تلاقيه الا بنقطة فلذا اشتهر

على الستهم ان المستدير لا يلاقي بالمستقيم الا

على نقطة حتى ان القائلين بالاتصال منهم

وافقوا على هذا الاصل ولم يخافوا عن لزوم

تجاور النقاط المستلزمة للجزء بل سعوا

في حل اشكال تتالي الآنات وتجاور النقاط

ولم ينكروا تلك المقولة الموهومة المخترعة

مع ان الانكار كان اسهل من تجشم الجواب

فلعل الذي اغراهم واجبرهم على اختيار ذلك

الموہوم انہ لو کانت الملاقاۃ بینہما بازید من نقطۃ

لبطلت الاستدارۃ فکانما الانحناء عندہم ینحصر

شروعہ من اطراف نقطۃ ملاصقۃ لہ دون

غیرہا

والحق عندی انہ لیس کذالک بل قدر الملاقاۃ

منوط بانحداب الکرۃ و الدائرۃ نعم لو کانت

فی التحدیب مبالغۃ لاشتمالہا علی خمسۃ نقاط

مثلاً فی الدائرۃ وعلی خمسۃ عشر جزء فی الکرۃ

فالامر کما زعموا بانہ لا یلاقی الا بنقطۃ

ولكن اذا كان التحديب مائلا الى الاستواء

والاستقامة كما فى الدوائر العظيمة فتكون

الملاقاة حينئذ على نقاط كثيرة ولا ضير بها

للاستدارة فان قيل هذا القول يستلزم

الخطوط المستقيمة فى الدوائر و السطوح المستوية

فى الكرة قلت انما وضحنا سابقا انه ليس بين

المستقيم والمستدير تباين بل النسبة فيهما عموم و

خصوص من وجه لان فى كل مستدير مستقيم و

مستوى بالعكس من وجه فالاستواء و

ثم الكلية هنا ليست بصحيحة اذ النسبة فيهما عموم وخصوص من وجه فالحق ان فى بعض المستدير مستقيم و مستو و بالعكس جواب التامل قد تقدم محمد كرم على عفى عنه

له تقدم التامل فيه ١٢ ع ن

له بعض المستدير

الانحداب او الاستدارة والاستقامة ليس لشئ
اصلا اذ يمكن للسطح المستوى ان يكون جزء
لدائرة عظيمة فتنحل به كثير من الشبهات
والاشكالات لتجاور النقاط وتركب الخط
منه لان كل جزء ملاق من الكرة او الدائرة
بالسطح المستوى نقطة من وجه وسطح مستو من وجه
لان اساس الحكم هنا على الاضافة فلا يلزم
منه تركب الخط بالنقاط البسيطة الغير المتجزئة
لان معنى النقطة هنا الجزء الملاقى كانها
نقطة

نقطة بالاضافة الى الکل کما ان الارض نقطة
اضافیة بالنسبة الی محیط الفلك فکما هی
مستحیل التجزیة عند ناظر المحیط فکذا متیقن
التجزیة عندنا ضرورة بلا اشکال وهکذا
الحکم للخط المستقیم بالنسبة الی المستدیر کانه
نقطة لها اذا کان شاملا فیه علی قدر
المذکور فمآل البحث هنا ان موضع الملاقاة
کلها نقطة اضافیة فبطل زعمهم المشهور
ان ملاقاة الکرة بالسطح لاتکون الا علی النقطة

اصطلاحية فان وجدت نفسك غیر مطمئنة

علی قولنا فخذ کرة واصبغها لونا ثم صادفها

بالسطح مماسا تجد عند ذالک اثرا علی السطح

مثل الدائرة لا مثل النقطة وغرضنا عن

هذا البحث استخراج مبدأ الانفصال الی

مبدأ الزاویة هل هو من النقطة الاصطلاحیة

او من النقطة المجازیة؟ اذ النقطة الاصطلاحیة

ههنا طرف قطر الدائرة عمودا

الملاقی بالسطح جزء والنقطة المجازیة هی

تمام بابها

تمام ما بها الملاقاة فالمبدء يكون عند موضع

اختتام الملاقاة الى ما كانت

اذ لا شك ان مبدء الانفصال لو كان عند

نقطة اصطلاحية ملاقية للسطح على زعمهم

لزم منه الاتصال والانفصال معًا وفائدة

استخراج مبدء الانفصال تظهر عند تجويز

مبدء الزاوية من الحدود والدائرة المبحوث عنها

وههنا شبهة عظيمة غير متعلقة

بالبحث ولكن مربوط بتتالى النقاط فلا حرج

تقدم ذكره

يحتاج الى التوضيح عن

يرى فى الشكل ان النقطة الاصطلاحية عند ب والنقطة المجازية هى من أ الى ج فاذا كانت الملاقاة من أ الى ج فكيف يمكن فرض الانفصال عند نقطة ب مع انها وما حولها ملاقية كلها

فی ذکرها وهی ایجاب حرکة النقطة

ما هی فیه کمخروط تتالی احیاز غیر المنقسمة

فهذه الشبهة اصعب الاشکالات

عندی اذ لا مهرب هنا عن فرض نقطة

اصطلاحیة علی السطح فیلزم من ذالک

ترکیب السطح بها و ترکیب الجسم من اجزاء

لا تتجزی لان راس المخروط لا یکون الا النقطة

اصطلاحیة اذ هی طرف الخط حقیقة و هی

بسیط اجماعا غیر قابل للقسمة اتفاقا

فاذا

فاذا لاقت تلك النقطة بالسطح فلا تلاقی الا بمثلها البتة فبما تلاقی من السطح ایضًا یکون غیر قابل للقسمة واذا تحرک ذالک المخروط علی السطح لزم منہ فی السطح اجزاء لا تتجزیٰ وهو مطلوبهم اَللّٰهُمَّ اِلَّا ان یجاب سائلا عن شکل النقطة هل هی مستدیر او غیرها لا سبیل الی غیر الاستدارة کما لا یخفی علی البصیر حکم اشکال الطبیعة والامر الثابت المتفق ان المستدیر لا یلاقی

الغير كلّه والّا لم يكن متدرّجا بل يلاقي اقل

جزء منه وهو الطرف الصادق فيعود الكلام

هكذا الى غير النهاية لتكلّ المصادف وهو

المطلوب

التوضيح السّابع

في تحقيق ان الجزء المماس من الخط هل يدخل في الدائرة

وهذا البيان يستدعي التفصيل لأن حكم

الولوج في الدائرة منوط بصورة التماس

ومقام المحرك ومركز الحركة لأنّ الخط امّا

يمس
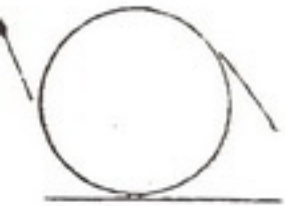
يمل الدائرة من احد جانبيه او من وسطه طولا
وكذا المحرك ومركز الحركة اما ان يكونا في الجزء
المماس او في احد جانبيه طرفا في آخر الخط
فلو كان مركز الحركة في المماس كما في مسئلتنا
فالمحرك اينما يكون لا يمكن للمماس ان
يدخل في الدائرة ابداً سواء كانت الحركة قليلة
او كثيرة بل ربما يزول المماس عن مقامه
اى عن محل التماس الى جانب الخلف وهذا
اذا كان مركز الحركة في وسط نقطة المماس

او فی جانب المقابل

واما اذا کان التماس فی جانب و مرکز

الحرکة مع المحرک یکون فی جانب اخر فبحرکة

تما یدخل المماس فی الدائرة بلا اخلاف

وکذا الحکم اذا کانت التماس من وسط

العمود وسبب ذالک

ان ابتداء الحرکة متی یکون من جانب

مرکز الحرکة یزداد الحرکة فی جانب اخر

بنسبة الاجزاء واما اذا کان مرکز الحرکة

بعیدا

بعیدا عن محل التماس مع ان المحرک

یکون فی المماس فیدخل المماس فی

الدائرة علی حسب قدر الحرکة کلاً او جزءً

من بعد ذالک لیقی الکلام فی الجزء المجاور

المماس وهی نقطة من المحور متصلة

بالمماس ومنفصلة عن الدائرة اذ بینها

وبین الدائرة سعة الانفصال بداهة

فدخول ذالك المجاور المنفصل
فی الدائرة ایضاً یستدعی التفصیل لان المماس
اذا کان بعیدا عن المحرك وعن مرکز الحرکة
فالمجاور حینئذ یدخل مع المماس بحرکة ما
واما اذا کان مرکز الحرکة بعیدا دون
المحرك فدخول المجاور منحصر علی قدر
دخول المماس کلاً وجزءاً فان دخل
المماس بقدر سعة الانفصال فالمجاور
حینئذ یقف علی الدائرة مماساً لها ولا یدخل
فیها

فیها وان زادت الحرکة علیه لیدخل المجاور

فی اجزاء محیط الدائرة بقدر الحرکة

ولکن اذا کان مرکز الحرکة فی المماس کما

فی الشکل الذی نبحث فیه فالمحرک ایما

یکون لا یدخل المجاور الی فی حروف الدائرة

ابداً بل تنطبق علی النقطة التی هی جزء من

الدائرة کله ولا یطابق قطره

فتبین من ذالک ان الخط لا یدخل

فی الدائرة الا بجزء الثالث وهو المجاور

وکما کان الانطباق لا یحصل حتی یقطع العمود مساوات نصف الدائرة کلة دائرة ذرة

للمجاور الاول وبُعده عن الدائرة ظاهر فلا يمكن ادخاله فى الدائرة الا بعد حركات كثيرة كما ترى فكيف لا تعجب من المستدل على ادعائه لدخول الخط بحركة ما خذ هذا فانه يبتنى عليه حل الشبهة

التوضيح الثامن
فى معنى احد الزوايا واعظم الحواد

الزاوية الحادة بعد ما اوضحناه تتصف تارة بالاحدية وتارة باعظم الحواد وعنوا

بالاحدية

بالاحدیۃ ان لا یمکن انفراض الخط بین ضلعیہا

وفیہ نظر لان المراد من الخط ان کان

خطا اصطلاحیا اوجوہریا فکیف یتصور

ہیئت الزاویۃ وکیف یتقوم معناہا

من دون سعۃ ما وان کان المراد خطا

عرفیا فکیف یمکن اختصاصہ بالاحدیۃ

فقط اذ العرفی لا بد لہ علی التعین من

اللاحۃ والسعۃ ثم المراد من البین ان

کان من المفصل الی المحیط فصحیح

وان کان الملتقی فقط فلا لان الملتقی
فی کل زاویۃ لا یمکن افراض الخط فیہا سواء
کانت الزاویۃ حادۃ او منفرجۃ والمستدل
ہہنا اراد بہ الملتقی کما یظہر من نہج استدلالہ
فہو کما تری فملخص الامر ان احد الزوایا
لیست کما زعموا بل اصول التعریفات
عندی انہا انفصال ما بین الخطین
المتقاطعین عند المحیط حیث لو
تحرک احدہما الی الاخر بحرکۃ ما لانعدمت

الزاویۃ

الزاویۃ راساً من البین فہذہ تکون
احد من جمیع الزوایا المستقیمۃ الخطین
فی جوف تلک الدائرۃ فقط اذا احدّ کل
زاویۃ مختص بدائرتہ فقط فلا یقاس
احد دائرۃ مّا باحدّ دائرۃ اخری اذا کان
بینہما تفاوت من حیث الصغر والکبر
ولتجوت ذالک نفرض احد الزوایا فی
دائرۃ صغیرۃ ثم نرسم دائرہ کبیرۃ محیطا
علی الصغیرۃ فاذا جررنا ضلعی احدّ

احد الصغيرة الى محيط الكبيرة فحينئذ تزول
حكم احدية الصغيرة لانها تقبل عليها الفرجا
زائدا عنها عند محيط الكبيرة فيحكم عليها انها
ليست باحد الزوايا مع ان هيئة الزاوية
الصغيرة باقية على حالها لم تتغير

فان قلت هذا خلاف الادعاء السابق
بان قدر الزاوية لا يتغير بل يبقى محفوظا

في كل

فی کل دائرۃ وھنا لیس کذالک قلت

ان الاحدیۃ صفۃ ثانویۃ للزاویۃ تختص

بالحادۃ فقط لا بجمیع الزوایا وقدر الزاویۃ

صفۃ اولیۃ للزاویۃ تتعلق بالجمیع فھو

ھھنا محفوظ فی کلا الصورتین کما ادعینا

فغایۃ ما نحن بصددہ انہ لا ینبغی لنا

ان ندعی لزاویۃ انھا احدی من جمیع الزوایا

المستقیمۃ الخطین الا ان مدار الاحدیۃ لیس

علی الملتقی ولا علی عنوان التماس ولا علی

قدر الانفصال او التضيق بل مدارها على
المركز والمحيط معًا

فظهر ان عدم امكان وقوع الخط بين
ضلعي الزاوية ليس بدليل على انها احدّ
الزوايا كما رأيت انها في زاوية دائرة
صغيرة احاطتها دائرة كبيرة اذ الخط لا
يمكن وقوعه باعتبار الصغيرة ويمكن
الوقوع باعتبار الكبيرة مع ان الزاوية
فيهما واحدة فاذا لم يمكن لزاوية واحدة

ان يجتمع

اذ لو كان [illegible] زاوية التي تحيط بهما [illegible] الزوايا [illegible] ولا يمكن [illegible]
محمد جعفر

ان يعتبر حكمها في دائرتين فكيف يصح ان
يقاس حكم زاوية مختلفة على الاخرى وكيف يصير
احدية احدهما مثل احدية اخرى
فاذا علمت مفهوم الاحدية وثبت عليك
عدم جواز المقايسة فاقول ان ادعاء الاحدية
الزاوية المبحوث عنها لنفسها غير صحيح فضلا
ان يقال لها انها احدية من جميع الزوايا
وسنبرهن عليه ان شاء الله تعالى ثم والذي ينبغي
ان يعلم هنا هو ان سعة انفصال قائمة اي قدر

کان لازم لکل زاویۃ ولو کانت احد الزوایا
وإلا لم یتقوم سورۃ الزاویۃ
بقی الکلام فی معنی اعظم الحواد فترکنا متعلقاتہ
خوفا عن التطویل بل نذکر مآلہ فقط بان
اعظم الحواد زاویۃ لو تحرک احد ضلعیہا
منفرجۃ فبمجرد الحرکۃ تصیر الزاویۃ قائمۃ
البتۃ فالزاویۃ الحادثۃ من القطر والمحیط
ان کانت کذالک فہی
اعظم الحواد وإلا فلا وسینکشف علیک

اصل حقیقتہا

اصل حقیقتها فی حملها

التوضیح التاسع

فی کیفیة حدوث الزاویة من الخطین المنطبقین

الخط وان کان جوهریا لها طرفان یمینا
وشمالا کما بیّناه فالزاویة لا تحدث من
الخطین الّا لطرف الیسار من خط الیمین
ولطرف الیمین من خط الیسار منفصلا
فالخط المنطبق اذ تحرک بحرکة ما فاذن
تحدث منه زاویتان موهومتان

اوّلاً ان بعد الحركة يظهر شيئين عن الخط

التحتاني فوقاً والفوقاني تحتاً

فهاتان اوّلاً زاويتان يوهمها الذهن

في طرفي الخطين ثم تقبلان الانفراج

وهماً على قدر الحركة حتى ياتي مقام ينفصل

الخط من الخط يسيراً فهذه اول زاوية في

نفس الحقيقة احد من جميع الزوايا وهي لا تحد

حتى يحاذي طرف اليسار من اليمين التحتاني

بطرف اليمين من اليسار الفوقاني منفصلاً

وهماً

وههنا زاوية اخرى ايضاً يخترع الذهن من
طرف يسار اليسار و يمين اليمين او من
طرف يسار اليسار و يسار اليمين مع انها
ليست بزاوية قطعا ∨ اذ ليس
لها مركز التلاقي للخطين وعليك
باخذ هذا الفرق لان ذهن العامي
يذهب الى يسار خط اليسار عند ادعاء
اعظمية الزاوية من الزاوية المبحوث
عنها

الرجوع الى المطلوب

الرجوع الی المطلوب

لقد علمت بما ذکرناه من التوضیحات

ان شبهۃ الطفرہ کلہا مجموعۃ مزعومات

بل تبتنی علی المفروضات الموہومات

فنفصلہ بوجوہہا الثلثۃ وجہا وجہا

قال فی الوجہ الاول

ان الزاویۃ الحادثۃ بین الدائرۃ والخط

المماس لہا علی طرف القطر من اقطارہا

احد من جمیع الزوایا المستقیمۃ الخطین

کما ہو مبر

کما برہن علیہ صاحب کتاب اقلیدس

قد علمت ان دعوی المستدل غیر

صحیح کما اوضحنا فی التوضیح الاول من حیث

ان الزاویۃ العرفیۃ لا تصلح لان تکون

حادۃ او منفرجۃ ولا یمکن قیاسہا علی غیرہا

لانہا غیر حاملۃ للقدر الضابطی الہندسی

ولو سلمنا انہا زاویۃ فلا نسلم احد من

جمیع الزوایا المستقیمۃ الخطین کما بیناہ فی

التوضیح الثالث والثامن بان احد کل

زاویۃ

زاویۃ محصور حکمها فی دائرتها لانه قد یمکن

لزاویۃ ان تکون احد من جمیع الزوایا فی

دائرتها وتکون مع ذالک غیر حادۃ بالنسبۃ

غیر احدّ هو ثانی

الی دائرۃ اخری اعظم منه وما سوی ذالک

ان الزاویۃ المبحوث عنها لیست فی نفسها

احدّ الزوایا ایما دائرۃ فرضت لها لان

من شروط الاحدّیۃ ان تکون علی مرتبۃ

لو تحرک احد ضلعیها الی جانب الاخر

فبمجرد الحرکۃ تنعدم الحادۃ راسًا ای

یفقد

یفقد الانفصال عن بینهما مطلقاً و یتصل الخط
بالخط او ینطبق علیہ کما قلنا فی التوضیح
الثامن وانت تعلم ان الزاویۃ المذکورۃ
لیست کذالک بل یبقی الانفصال بینهما بعد
الحرکۃ ایضاً و تبقی الزاویۃ اضیق من السابق
کما اثبتناہ فی التوضیح السابع بان المماس
یقف عند الحرکۃ علی خارج الدائرۃ والجزء
المجاور یقف علی الانطباق فقطع الجزء
المجاور للمجاور ای الجزء الثالث فدخولہ

فی الدائرة یحتاج الی حرکات کثیرة او انها یکون

مصداقا الحرکة ما وبه یدخل الخط فی سعة

الانفصال فقط لا فی الدائرة فکیف

یقال للزاویة المذکورة انها فی نفسه احد

الزوایا مع ان الزاویة الحاصلة من الخط

الداخل فی سعة الانفصال الاحد منه حتما

ثم ما سوی ذالک انها خارجة

عن ضابطة الزاویة اذ یجب لکل زاویة

ان یکون احد طرف ضلعیها منطبقا منقطعا

٧

٧ ليكون مركز حركتهما واحدة وهنا ليس
كذالك بل نجد مركز الحركة فيهما على حدة لا ١/
فكيف تتصف باحد الزوايا وان اردتم
بالاحدية غاية الدقة عند الملتقى فاذن
تكون كل زاوية منفرجة عندكم احد الزوايا
لان تلك الدقة من غير تغير تبقى فى
كل حال ولو كانت الزاوية من اعظم المنفرجات
اذ مدار الزاوية ههنا على التماس
وعنوان التماس لا يتغير من الحركة فافهم

ثم قال المستدل مستنبطا من القول السابق

اذا فرضنا خطا منطبقا على ذالك الخط

المماس وتحرك الى جهة الدائرة مع ثبات

نقطة التماس متحركة ما فاى قدر

يتحرك يحصل زاوية مستقيمة الخطين

اعظم من الزاوية المذكورة من دون ان

يصير اولا مثلها وهذا هو الطفرة بعينها

اقول هذا الاستدلال ايض فاسد من

وجوه اذ صحته مبنية على صحة الاستدلال

السابق وقد ظهر سخافته ولو سلمنا
ففي ابتناء الاستدلال عليه كلام اذ بين
القولين بون والمستدل له يفرق بين عدم
امكان فرض الخط في وسط الزاوية وبين
حركة الخط المنطبق الى جانب الدائرة بل
ظن انه اذا لم يمكن افراض الخط بين العمود
والدائرة فالخط المنطبق الخ لا يمكن وقوعه
بينهما بل يدخل في الدائرة بحركة ما دفعة
مع ان الامر ليس كذلك كما حققناه في

التوضيح السابق ان بين الحو والدائرة سعة الانفصال التى لا يمكن تقوم الزاوية بدونها والخط المنطبق لقطع تلك السعة وبلوغه الى الدائرة يحتاج الى حركات كثيرة فضلا عن دخوله فيه

وان سلمنا ايضا ان الخط بمجرد الحركة يدخل فى الدائرة فلا نسلم اعظمية الزاوية الحادثة منه من دون تعين مقام بلوغ الخط بعد الحركة اين هو؟ وطرفاه اين هما؟

لوزالمعمان

اذا لامكان فيه لثلث مواضع کالاول منها
ان يكون على الملتقى بحيث نصفه او ازيد
منه على العمود و نصفه او اقل منه على خط
الدائرة او بالعكس والثاني منها ان يكون
على خط الدائرة حيث ينطبق الجزء المجاور
من العمود بالجزء المجاور من الدائرة والثالث
ان يكون متجاوزا عن خط الدائرة حيث
تحدث من طرف يمين الخط و مقعر الدائرة
زاوية اخرى فالثالث لا يمكن

الا بجرحات كثيرة اتفاقا والتالى موجب
لمطلوبنا اذ لا تحدث بها زاوية الامثل
زاوية العمود والدائرة لان طرف يمين الخط
من العمود منطبق على طرف اليمين اى محدب
الدائرة وفى صورة الاولى لا تحدث
زاوية الا موهومة من الجزء الظاهر
التحتانى فوقا ومن الجزء الظاهر الفوقانى
تحتا وهما اصغران من زاويتى حتما كما
بيناه فى التوضيح التاسع فلا مجال

لتوهم الطفرة

لثبوت الطفرة

فان قلت كيف ينطبق المستقيم على المستدير
مع انهما متغايران نوعا قلت ما من مستدير
الا وفيه مستقيم ما واقله جزأن متجاوران
وذالك يكفي للانطباق واتحاد الزاوية
والحق ان المستدل لم يبال بل قصد
مفهوم حركة ما ولم يلتفت الى دقة هذه
الاحدية بل اتكل على قول الاقليدس فقط
ثم استخرج منه احكاما ثم جعل تلك المفروضا

شئ ما من مستقيم الا هو مستدير
بالنسبة الى دائرة التي تكون
جزء لها

مقدمات لدلائلك فان شئت فانبهك

على هذه الآية انه كيف اختار قول احدية

الزاوية من الجسم وكيف خلط حالتين؟

وكيف زعم لشيئين انهما واحد فاما

وجه اختيار الاحدية فهو قول الحكيم في بيان

زاوية القطر مع المحيط فقال انها اعظم من

كل حادة مستقيمة الخطين ثم قال

والتي يحيط بها المحيط والقطر اصغر فظن

المستدل ان الحكيم اراد به التلازم

بینہما وزعم علی مکانہ انہ اذا کانت
واحدۃ منہما اعظم من کل حادۃ لکانت
الثانیۃ احد من الجمیع ولم یلتفت الی
احتیاط الحکیم انہ لم یقل احد من الجمیع
بل قال اصغر! وایضا لم یتوجہ علی انہ
لوکان بینہما تلازم مالم یتمسک بالاستدلال
دون بیان الملازمۃ فعند عدم استدلال
لثبوت الاصغریۃ بان العمود الخارج
من طرف القطر یقع خارج الدائرۃ لا یقع

بینه وبین المحیط خط آخر مستقیم لو وقع
لیدخل فی الدائرة فمع صرف النظر
عن جوابنا الذی عرضناه سابقا هذا
الاستدلال علی مکانه دلیل علی ان بین
هذین الزاویتین لیس تلازم وکیف
یمکن التلازم بینهما مع تنافی علتهما اذ علة
اعظم الحواد قطر بمقعر المحیط وعلة الاصغر
هی لصوق العمود بمحدب المحیط
ولیس بینهما تلازم نعم لو کان القطر خارجا

من المحيط قاطعا لها فهنا زاويتان بل اربعة

زوايا متلازمة حكم كل واحد منها للآخر

البتة لكن هذا التلازم لا يكون

في الاحدية والاعظمية بل تكون بين الحادة

والمنفرجة بحيث الداخل ان كانت اعظم

الحواد فالخارج تكون منفرجة لما فالعجب

عن مثل المستدل من اين اخذ حكم احد منها

من جميع الزوايا مع انه نعلم ان الحادة

ملازمة بالمنفرجة واحد الزوايا

عرفا وتجاوزا لانهما من تقاطع خط مستقيم المستقيم بالمستدير

ملازم باعظم المنفرجات لا باعظم الحواد
لانه اذا كانت واحدة منها احدّ من
جميع الزوايا لكانت الاخرى اعظم من
جميع الزوايا المنفرجة فان قيل
ان الخط الواقع بين زاويتي قائمة تكون
موجبا لحصول زاويتين متساويتين لا
قلت نعم هكذا لكن هذا اذا كانت
القائمة حقيقية اى تكون طرف ضلعيها
منطبقا متقاطعا وطرف الخط الواقع

بانها ان كانت احديها احدّ لكانت الاخرى اعظم الحواد منه

على تقاطعهما متحدا بهما وفى زاويتكم ليس

كذلك اذا العمود مماس بالدائرة عنى مقاطع

للقطر والنظر بخطى وبزعم كان العمود

مع القطر زاوية قائمة مع انها شبيه

بالقائمة اذ مبدء انفصال الزاوية

فيها مختلف عن القائمة لانه

فى التشبيه من عند محل

التماس وفى اصل القائمة من حاق

وسط الجزء الذى هو محل الطباق

الخطين وهذا الفرق دقيق

والحكم تختلف بها الاحكام فان شئت

فاصنع عليهما دائرتان ثم انظر اختلافهما

الدائرة على الشبيه القائمة

الدائرة على القائمة

لتجد فى الشبيه ان جزء القطر وجزء المحيط

منطبقين فقط وجزء طرف العمود ملاصق

بهما فقط وفى الاصل جزء القطر وجزء

المحيط وجزء طرف العمود كلها شىء واحد

ثم

نعم هذه الصورة موجبة لتلازم احدى
زاويتها للاخرى البتة اى الزاوية بين
القطر والمحيط ان كانت اعظم الحواد
لكانت الزاوية بين العمود والمحيط
احدى الزوايا فى تلك القائمة فافهم و
تدبر لانه دقيق ولم يلتفت اليه المتاخرون
وخلطوا حكم الشبيه بالاصل
فاذا تنبهت على تلك المغالطات
انكشف عليك حال الفراض عظيمة

وفي هذه الصورة الغير لا يمكن لزوم الطفرة لان اول زاوية بحركة خط المنطبق تكون احدى الزوايا في تلك القائمة فتكون مثلها فلا طفرة
محمد ناصر ...

الزاوية

الزاویۃ بفرض حرکۃ ما لان المستدل اذا
کان فی غایۃ جزم ویقین علی ان الزاویۃ
المذکورۃ المبحوث عنہا احد من جمیع الزوایا
فلا سبیل لہ الی المفر عن زاویۃ حادثۃ
بحرکۃ ما الا ان یدعی لہا انہا اعظم من
المبحوث عنہا وھو اساس مغالطۃ الطفرۃ
فاذا علمت ربما لنز لحلت شبہتہ
فخلاصۃ البحث ان الخط
المنطبق کلما یتحرک الی جہۃ الدائرۃ

بحرکۃ ما

بحركة ما على النسبة التي اوضحناها فالمماس

يتحرك على مكانه فقط والجزء المجاور

للماس يتحرك باقل نسبة الحركة ما

وبتلك الحركة تنقص سعة الانفصال

يسيرا فتحدث عند ذلك زاوية تكون

احد من زاويتهم والضا تبقى سعة الانفصال

انقص من السابق فتكون هي احد

من السابق فلا طفرة

له الحركة لا تتصور الا بتبدل المكان ونفس حركة ما لا تطلق الا على ادنى الحركات فما معنى اقل من حركة ما ١٢ ع ن

لقد اوضحنا في التوضيح الرابع ان مفهوم حركة ما ثابت بلا اشكال لكن تقديره غير ممكن فلا يمكن التقصي بقول ادنى الحركات اذ حركتها عند المحيط غير الحركة عند المركز فاخذنا اقل منها بالبداهة وهي مطلوبنا ثم الحركة لا تتصور الا بتبدل المكان ثم هنا ويمكن ربما يجري استناده في مقابلة حيث يجده او مقابلة من اجزاء المكان كالمحور يتحرك على مكانه فقط

اما الوجه الثالث

فانه قال ولو جعل آخر ان الزاویة الحادثة
بین محیط الدائرة وقطرها اعظم من کل حادة
مستقیمة الخطین کما فی تلک المقالة ایضا
فمتی تحرک القطر او الخط حرکة مع ثبات
احد طرفیه تصیر تلک الزاویة منفرجة بدون
ان تصیر قائمة

اقول فیه ایضا کلام من وجوه منها ان
الزاویة الحاصلة من المستقیم والمستدیر

لو سلمنا

لوسلمنا انها زاوية فلا نسلم انها تتصف
بالحادة والمنفرجة كما بيناه فكيف يقال
فيها انها اعظم الحواد والثالث انه لوسلمنا
اتصافها بهما فنقول ان اعظم الحواد
لا يكون الا ما كانت تصير بحركتها قائمة
والمستدل يعترف بان حدوث القائمة ما بالخط
المستقيم مع المستدير محال في مذهبه وفي
مذهب الحكيم اذ لا توجد القائمة بتقاطعهما
ابدا فكل زاوية لا يمكن لها ان تكون

بعد الحركة قائمة كيف يصح ان يقال لها

انها اعظم الحواد

والثالث انه اذا كانت من مسلمات

المستدل ان القائمة لا توجد بتقاطع

المستدير بالمستقيم ولا تحدث بتقاطعهما

إلّا حادة او منفرجة فانتقالهما ايضاً لا يكون

إلّا من الحادة الى المنفرجة ومن المنفرجة

الى الحادة فقط وهذا ليس بطفرة

قطعا كما لا طفرة فى انتقال الحادة الى

القائمة

القائمة او فی انتقال القائمة الی المنفرجة

"فی الامثلة التی یمکن القائمة فیها" فهذا البتة شئ

لا توجد عند مذهب شئ عجیب والطلاق

الطفرة علیه اعجب منه،

هذا اذا قلنا ان التدبیر لا یکون مستقیما

واما اذا قلنا بوجود مستقیم فی التدبیر

فالزاویة الحاصلة لها تکون حقیقیة فحینئذ

تنحصر انصافها بالقدر علی خط القاطع المحیط

بالقطر بحیث لو فرضنا التقاطع علی ملتقی

الجزئين من اجزاء المحيط فالزاوية الحاصلة
فى الدائرة لا تكون الا قائمة اذ لا يمكن
الاستدارة على ملتقى الجزئين لانه محال

تقاطع على الملتقى

فافهم

واما لو فرضنا التقاطع على الجزء بحيث
ينطبق الجزء على الجزء فربما تكون الزاوية
فى الدائرة اعظم الحواد لا مطلقا

تقاطع على الجزء

فحينئذ حركة القطر يستدعى التفصيل
والمستدل الخاه مع ان فى تلك الصورة

اى من زوايا

اربع زوایا اثنان منها فوق القطر فی
جانبیه واثنان منها تحت القطر
فی جانبیه فکلما یتحرک القطر
من جانب فوقا مع ثبات احد طرفیه
فالزاویتان اللتان فی الطرف الثابت
تحتا وفوقا تنفرج منها التحتانیة وتحدّ
الفوقانیة وفی الطرف المتحرک علی عکس
ذالک وهذا الانتقال اذا قیس
بالشکل الاول فهو من القائمتین الی الحادة

والمنفرجة وبالقياس الى الشكل الثانى من

اعظم الحوادين اللتين لا يمكن فيهما وجود

القائمة فلا ضير لانتقالها من اعظم الحواد

الى المنفرجة تحتا والى الحادة التى هى اصغر

منها فوقا ولا طفرة فيه كما قلنا اذ هى

مطالبة شئ لا يوجد اصلا

اما الوجه الثالث

فقال وليوجه آخر ان الزاوية التى بين

القطر والخطّ المماس للدائرة على طرفه

۹۹

قائمة وبين القطر والمحيط اعظم الحواد المستقيمة الخطين فاذا فرضنا حركة الخط المماس الى جهة المركز مع ثبات نقطة التماس حركة ما ينتقل من التماس الى التقاطع فتصير القائمة اصغر من زاوية القطر والمحيط من غير ان تصير مساويا لها

اقول بناء هذا الوجه ايضا على مزعومات سخيفة ومقدمات ممنوعة اذ الزاوية التى بين القطر والخط المماس للدائرة

ليست بقائمة لان طرف الخط الیس منطبق
على طرف القطر بل هو مماس له والقائمة
لاتكون كذالك وكذا الزاوية بين القطر
والمحيط لاتكون اعظم الحواد الا بشرط ما ذكرنا
فهذا الوجه مجموعة الوجهين السابقين
فجوابنا فيه ايضا كجوابهما وههنا نزيد عليه
شيئاً وهو انه لو سلمنا انهما قائمة واعظم
الحواد فلا نسلم ان الزاوية القائمة لجل الحركة
تصير اصغر من زاوية القطر والمحيط لانه من

المسلمات ان الزاوية القائمة لبعد الحركة
اعظم الحواد من جانب ومنفرجة مّا
من جانب فكيف يمكن لبعد فرض
الدائرة عليه ان يحكم عليه انه اصغر
من اعظم الحواد مع ان قدر الحركة واحد
ومن الطف[۱] النكات الزاماً
ان لزوم طفرتكم دليل على ثبوت
دعوانا لان الطفرة محال عندنا
وعندكم عقلا و يكفي خالق للجميع

۱ هذه النكتة تحتاج الى مزيد توضيح ۱۲
ع ن

قالوا ان الخط المنطبق اى قدر تحرك يحصل زاوية مستقيمة الخطين اعظم من الزاوية المذكورة وهذا القول يستلزم للطفرة وهي محال فما به يستلزم المحال ايضا محال فنقول العظيمة الزاوية من الزاوية المذكورة بدون صيرورتها مثلها ليس بصحيح كما اوضحنا ۱۲
محمد الشاكري عفي عنه

اما الوجه الرابع

فهو عكس الوجه الثالث فجوابه ايضا
عين جواب الثالث فانحل الاشكال
بجميع شئونه معترفا على ان خير الجواب
فى هذا الباب بغاية الايجاز ما افاده
افضل الحكماء المتقدمين خير اللحقة ما لمهرة
اذكى العباد مير باقر داماد عليه الرحمة
والرضوان فانها معجزة من ايجازاته
مفهما و منحها شامل للجميع اللهم بلغنا

نعم الجواب ان اصحاب الجزء
اوردوا هذه الشبهة على
بعضهم قائلين بالجزء نظرا
الى انه لو يلزم عنها هل
يوجد اتصال بدون كل جزء
فتعود الشبهات كلا الى غاية [illegible]

اليه والى تلميذه الرشيد تحية وسلاما

ولك الشكر اختتاماً والصلوٰة والسلام

على سيد الانام وآله الكرام وانا عبدك

الذليل المستهام القاصر العاصى السيد

محمد شاكر بن الحاج السيد احمد النقوى

الامروهوى

قد حصل الفراغ من التسويد فى يوم الاثنين من عاشر شهر

الشعبان المعظم سنة ١٣٩٨ه ثمانية تسعين وثلثمائة بعد الالف

من الهجرة

الدّعا والرّجاء

من احبّ امنیتی الیک اسعدک اللہ
وابقاک ایہا الصالح الصّفی السعید ان
تاخذہا استبصارا للاعیان واسترشادا
للاقران فانہا زاویۃ فکری ودائرۃ نظری
نقطۃ من نکاتی مشرفۃ بتعلیقات
استاذی العلام سید العلماء الحاج
السیّد علی نقی النقوی دام ظلہ العالی
ومزیّنۃ بتصحیحہ تذکیرا وتانیثا تکلوا وتعریفا

تحبیرا وحوارا وتحشیات علی تعلیقاته

الوقیعة جوابا فهذه هدیة من اخلاصی

کتبتها بیدی فهی لك اولا ولامثالك

ثانیا عارفا بانه لا یضمها الی صدره الا من

شرح الله صدره للحکمة واعترف الی ما

قضیت وطر المباحث وحق الطالب

اذ رأیت حالی واشتغالی انه لم یتیسّر لی

ان اطالع ساعة او افکر برهة کانّی آکل

عسل ازدحمت علیه النحلة لسعة فما

اهديك كلاً ما اتفقت لي فى حمن اوقاتى
لغتتر فارجوا منك ان لا تنسانى
فى الدعاء عند مواقيت الصلواة و
وعقيب التعقيبات

الراجى العاصى

السيد محمد شاكر النقوى
الامروهوى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بات ہمارے لیے باعثِ فخر ہے
کہ ہم فخر الحکماء استاذِ فلسفہ حجۃ الاسلام
السید محمد شاکر نقوی امروہوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی کتاب "الظفرة علی الطفرة" شائع کر رہے ہیں۔
امروہہ فاؤنڈیشن کو ہمیشہ اس بات پر فخر رہے گا۔ اور اہلِ علم
حضرات خصوصاً فلسفیانہ مسائل سے دلچسپی رکھنے والوں کے
لیے یہ کتاب علم میں اضافہ کا سبب ہوگی۔ اس کتاب کو پہلی بار
عربی میں شائع کیا جا رہا ہے۔ علم دوست افراد کی ہمت افزائی
ہمارے شامل حال ہو تو اس کتاب کا دوسرا
ایڈیشن اُردو میں شائع ہوگا۔

ناشر

امروهه فاؤنڈیشن

S-14/2، جوگا بائی ایکسٹینشن، نفیس روڈ،

بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025